قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 08 مئی 2021ء | 24 رمضان 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:110

ارشادِ باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ

(البقرۃ:186)

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

پہلی بات تو ہمیشہ یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ ’’اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں مثلاً رمضان کے بارے میں مختلف بچے بھی سوال کرتے ہیں کہ رمضان اور عید وغیرہ جو ہیں ہم غیر احمدی مسلمانوں سے مختلف وقت میں کیوں پڑھتے ہیں یا کیوں شروع کرتے ہیں۔ اوّل تو یہ کوئی اصول نہیں کہ ہمارے رمضان شروع کرنے کے دن اور عید کا دن ضرور مختلف ہو۔ اور نہ ہی ہم جان بوجھ کر اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ کئی ایسے بھی سال آئے ہیں اور آتے ہیں کہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے روزے اور عید ایک ہی دن ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اور مسلمان ممالک میں جہاں رویت ہلال کمیٹیاں حکومت کی طرف سے بنی ہوئی ہیں جب وہ یہ اعلان کرتی ہیں کہ چاند نظر آ گیا ہے اور گواہوں کی موجودگی ہے تو ہم احمدی مسلمان بھی اس کے مطابق اپنے روزے رکھتے ہیں اور روزے ہمارے ختم بھی اس کے مطابق ہوتے ہیں اور عید بھی اس کے مطابق منائی جاتی ہے۔

اِن ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رویت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آ جائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رویت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اپنی ایک کتاب سرمہ چشم آریہ میں بھی بیان فرمایا۔ حساب کتاب کو یا اندازے کو رَدّ نہیں فرمایا۔ یہ بھی ایک سائنسی علم ہے لیکن رویت کی فوقیت بیان فرمائی ہے۔

(خطبہ جمعہ 3 جون 2016ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- عید اور شب رات کا سنگم مہِ رمضان میں (منظوم)
- اے خواجہ! درد نیست وگرنہ طبیب ہست
- جوبلی سیرالیون کی تقریبات کا باقاعدہ آغاز

فرمانِ رسول ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ کبھی انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لیے (انتیس پورے ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ شروع کرو اور اگر ابر ہو جائے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔

(بخاری کتاب الصوم بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ إِذَا رَأَيْتُمُ الهِلاَلَ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

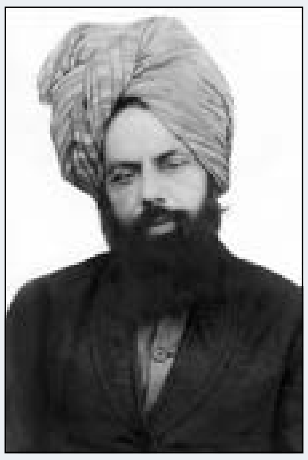

رویت ہلال

خدائے تعالیٰ نے احکام دین سہل و آسان کرنے کی غرض سے عوام الناس کو صاف اور سیدھا راہ بتلایا ہے اور ناحق کی دقتوں اور پیچیدہ باتوں میں نہیں ڈالا مثلاً روزہ رکھنے کیلئے یہ حکم نہیں دیا کہ تم جب تک قواعد ظنیہ نجوم کے رو سے یہ معلوم نہ کرو کہ چاند انتیس کا ہو گا یا تیس کا۔ تب تک رویت کا ہرگز اعتبار نہ کرو اور آنکھیں بند رکھو کیونکہ ظاہر ہے کہ خواہ نخواہ اعمال دقیقہ نجوم کو عوام الناس کے گلے کا ہار بنانا یہ ناحق کا حرج اور تکلیف مالایطاق ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے حسابوں کے لگانے میں بہت سی غلطیاں واقع ہوتی رہتی ہیں سو یہ بڑی سیدھی بات اور عوام کے مناسب حال ہے کہ وہ لوگ محتاج منجم و ہیئت دان نہ رہیں اور چاند کے معلوم کرنے میں کہ کس تاریخ نکلتا ہے اپنی رویت پر مدار رکھیں صرف علمی طور پر اتنا سمجھ رکھیں کہ تیس کے عدد سے تجاوز نہ کریں اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں عندالعقل رویت کو قیاسات ریاضیہ پر فوقیت ہے۔ آخر حکمائے یورپ نے بھی جب رویت کو زیادہ تر معتبر سمجھا تو اس نیک خیال کی وجہ سے بتائید قوت باصرہ طرح طرح کے آلات دوربینی و خوردبینی ایجاد کئے اور بذریعہ رویت تھوڑے ہی دنوں میں اجرام علوی وسفلی کے متعلق وہ صداقتیں معلوم کر لیں کہ جو ہندوؤں بیچاروں کو اپنی قیاسی اٹکلوں سے ہزاروں برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوئی تھیں اب آپ نے دیکھا کہ رویت میں کیا کیا برکتیں ہیں انہیں برکتوں کی بنیاد ڈالنے کے لئے خدائے تعالیٰ نے رویت کی ترغیب دی۔ ذرہ سوچ کر کے دیکھو کہ اگر اہل یورپ بھی رویت کو ہندوؤں کی طرح ایک ناچیز اور بے سود خیال کر کے اور صرف قیاسی حسابوں پر جو کسی اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ کر لکھے گئے مدار رکھتے تو کیونکر یہ تازہ اور جدید معلومات چاند اور سورج اور نئے نئے ستاروں کی نسبت انہیں معلوم ہو جاتے سو مکرر ہم لکھتے ہیں کہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کہ رویت میں کیا کیا برکات ہیں اور انجام کار کیا کیا نیک نتائج اس سے نکلتے ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 192، 193)

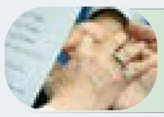

دربارِ خلافت

”یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں، جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

یہ الہام جو ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں، جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔ احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے“۔ یہ حکم جو ہیں یہ حکم تو ہیں لیکن یہ ایسے حکم ہیں جن میں چھپی ہوئی یہ پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ نہیں کریں گے اس لئے حکم دیا کہ کرو۔ خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا کہ ”جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرف مبدل نہ کرنا۔ یہ بتاتا تھا کہ بعض اُن میں سے کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاحِ شریعت ہے“۔ فرمایا ”دوسرا امر کَونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں، جیسے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ (الانبیاء: 70)۔ (کہ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم علیہ السلام پر)۔ اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا“۔ (اسی طرح ہو گیا)۔ ”اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اس قسم کا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ روئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اِن میں کوئی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہو گا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں“۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 569,570)

پس اس الہام کی جو وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہے یہ ہمیں خوشخبری دیتی ہے کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کے کَونی امر میں سے ہے۔ یعنی جس کے بارے میں خدا تعالیٰ جب کُنْ کہتا ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب مَیں کُنْ کہوں تو وہ ہو جاتا ہے) تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو یہ وہ امر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہہ دیا۔ کُنْ کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا اور فوری ہو جائے گا، جب اعلان ہوا تو ساتھ شروع ہو گیا۔ بلکہ قانونِ قدرت کے تحت جو عرصہ درکار ہے وہ لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ لیکن نتیجہ ضرور اس کے حق میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے کُنْ کہنے سے جب بچے کی پیدائش کی بنیاد پڑتی ہے تو ہر جانور یا انسان کو جتنا عرصہ اُس بچے کی پیدائش میں قانونِ قدرت کے مطابق لگنا ہے وہ لگتا ہے۔ یہ نہیں ہو جاتا کہ کُنْ ہوا اور ایک دو دن میں یا دو منٹ میں بچہ پیدا ہو جائے۔ جتنا عرصہ لگنا ہے وہ لگتا ہے اور یہ سب کچھ پراسس (Process) جو ہوتا ہے وہ اللہ کے کُنْ سے ہی ہوتا ہے۔ پس یہاں بھی کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مسلمان دینِ واحد پر جمع ہوں گے، اور وہ پراسس (Process) شروع ہو چکا ہے۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں میں سے بھی اور مسلمانوں کے ہر فرقے میں سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس پریشانی کی ضرورت نہیں کہ

بقیہ صفحہ 8 پر

عید اور شب رات کا سنگم مہِ رمضان میں

آ گیا ہے وصل کا موسم مہِ رمضان میں
دور ہوتے ہیں مرے سب غم مہِ رمضان میں

جلد پھر جاگا کریں گے رات کے پچھلے پہر
اس دفعہ کھائیں گے بھی کچھ کم مہِ رمضان میں

ایک مدّت سے چلی آتی ہے راہ و رسم یہ
اُلفتِ قرآں بڑھے یکدم مہِ رمضان میں

اُس کا وعدہ ہے بنے گا اجر خود اس کا خدا
فائدہ روزوں کا ہے کیا کم ، مہِ رمضان میں؟

گفتگو کرتا ہے بندے سے خدا اس ماہ میں
فضل پائیں اور بڑھ کر ہم مہِ رمضان میں

ہم منائیں رات دن ہر روز خوشیوں کا سماں
عید اور شب رات کا سنگم مہِ رمضان میں

طارق آجاتا ہے جو ہر سال خوشیوں کو لئے
پھر بہاروں کا ہوا موسم مہِ رمضان میں

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِیشَةً تَقِیَّةً، وَمِیتَةً سَوِیَّةً، وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِكْنَا فَجْأَةً، وَلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً، وَلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَلَا وَصِیَّةٍ، اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی، وَالتُّقٰی وَالْھُدٰی، وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْیَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ، وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي دِینِكَ، یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَھَّابُ

(مجمع الزوائد جلد:6 صفحہ:201)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے تقویٰ شعار زندگی اور بے عیب موت چاہتے ہیں۔ ہمیں ایسی جگہ لوٹانا جہاں رسوائی اور ذلت نہ ہو۔ اے اللہ! ہمیں کسی حادثہ سے ہلاک نہ کرنا نہ ہی اچانک گرفت کرنا۔ ہمیں اپنے حق اور وصیت کی ادائیگی سے پہلے جلدی میں واپس نہ بلا لینا۔ اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی، غناء، تقویٰ، ہدایت اور دنیا و آخرت کے بہترین انجام کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم تجھ سے شک، اختلاف، ریاء اور تیرے دین میں اظہار شہرت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا، یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

یہ پیارے سید و مولیٰ نبی حضرت محمد ﷺ کی عید کے موقع کی دعا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

دوا اپنے وزن کے مطابق استعمال سے ہی فائدہ دیتی ہے!

خاکسار کا ایک آرٹیکل بعنوان ’’اے خواجہ! درد نیست وگرنہ طبیب ہست‘‘ یعنی اے صاحب! درد ہی نہیں وگرنہ طبیب تو موجود ہے کمپوز ہو کر بغرض اشاعت ادارہ الفضل آن لائن کو بھجوایا ہی تھا کہ میری نظروں سے مطالعہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد گزرا کہ طبیب کے لکھے گئے نسخہ کے مطابق دوا استعمال کی جائے تو اثر رکھتی ہے۔ اگر تحریر شدہ نسخہ سے کم dose لی جائے تو دوا اثر نہیں رکھتی اور زیادہ کھالی جائے تو دوا الٹا اثر کرتی ہے۔ یہی کیفیت عبادات، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ہے اور ان میں بھی میانہ روی اور اعتدال پسندی ضروری ہے۔

ان دونوں عناوین یعنی درد ہی نہیں ورنہ طبیب تو موجود ہے اور اس اداریہ بعنوان ’’طبیب کے لکھے گئے نسخہ کے مطابق دوا کا استعمال اثر کرتا ہے‘‘ میں بہت گہرا تعلق ہے۔ اول الذکر میں طبیب یعنی خدا تعالیٰ سے علاج کے لئے انسان کو تکلیف اور مشقت میں ڈالنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عبادت کے لئے دُکھ اٹھانے سے ہمیشہ یہ مراد لی جاتی ہے کہ انسان ان کاموں سے رُکے جو عبادت کی لذت کو دور کرنے والے ہیں۔ (ملفوظات جلد 4 ص 80) اور ثانی الذکر عنوان کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ادویات، طبیب کے نسخہ کے مطابق استعمال کرنے سے اثر کرتی ہے۔

عبادات اور حقوق العباد میں میانہ روی اختیار کرنا۔

مادی طبیب کے نسخہ کے مطابق ادویات کے استعمال کی بات کریں تو سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد سامنے رہنا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا، مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شے سے خوش نہیں ہوتا اور نہ وہ دھوکہ کھاتا ہے۔ دیکھو! اگر تم بھوک کو دور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیو تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہوگی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پورا پورا عمل نہ کیا جائے تب تک اس کے فائدہ کی امید امر موہوم ہے اور پھر طبیب پر بھی الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے۔ اس طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے اور اس کے بھی پرہیز ہیں، بد پرہیز بیمار، صحت یاب نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 ص 297)

البدر نے الفاظ یوں نوٹ کئے ہیں۔ ’’یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک کوئی چیز اپنے مقرر وزن تک استعمال نہ کیا جاوے تب تک بے فائدہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 ص 297)

زندگی میں ہر چیز وزن کے مطابق کی جائے اور ہر امر میں میانہ روی اختیار کی جائے تو زندگی معتدل اور صحت مند رہتی ہے۔ آج کل مہذب دنیا میں دوائیاں بنانے والی کمپنیاں دوائی کی ڈبیہ پر ہی Doses لکھ دیتی ہیں یا ڈاکٹرز کی رائے لینے کو کہتی ہیں۔ حتیٰ کی ڈبیہ پر یہ بھی لکھا ہوتا ہے۔ Dont exceed more then (such a number) in one day پھر ڈاکٹر یا G P ورزش یا سیر میں تھکاوٹ نہ ہونے پائے

جونہی تھکاوٹ محسوس ہو تو ورزش کرنی ترک کر دیں حتی کہ آپریشن بالخصوص دل کے آپریشن کے بعد اسی طرح کی ہدایت مریض کو دی جاتی ہے۔ ورزش کی بات ہوئی ہے تو یہاں اپنے بزرگوں کی اس بابرکت ادا کو لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر طبیب کوئی ورزش میں تعداد بتائے تو اسے طاق میں کرنا چاہئے کیونکہ خدا کو طاق کا عدد پسند ہے۔

بچوں کی تربیت کے حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ نہ زیادہ پیار کریں اور نہ زیادہ سختی۔ میانہ روی رکھیں جو تربیت کے اصول کے عین مطابق ہے۔ کہتے ہیں نہ اتنا جھکو کہ روندھ دئے جاؤ اور نہ اتنا اکڑو کہ توڑ دئے جاؤ۔

پھر اپنی اولاد میں برابری کی بھی تعلیم ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِعۡدِلُوۡا ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی (المائدہ:) کہ عدل کرنا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اب اس مضمون کے دوسرے حصہ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں میانہ روی اختیار کرنے کی اسلامی تعلیم کی طرف آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو عبادات کی تعداد بیان فرمائی ہے۔ خواہ فرض نمازوں میں رکعات کی تعداد ہوں یا نوافل کی تعداد۔ اس میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم ہے۔ آنحضور ﷺ کے دور میں ایک صحابیہ رات کو اپنے سر کی چوٹی کو چھت سے رسّی کے ساتھ باندھ کر عبادت کرنے لگی کہ جب نیند آئے تو جھٹکے سے آنکھ کھل جائے۔ آنحضور ﷺ کو جب اس کا علم ہوا تو حضورؐ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ لِنَفسِكَ عَلَيكَ حقًّا۔ کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ بروقت سونا اور نیند پوری کرنا ضروری ہے۔ باجماعت نماز میں امام الصلاۃ کو ہدایت ہے کہ نماز میں مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے اعتدال سے کام لے۔

آنحضور ﷺ نے بھی اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ پہلا حصہ عوام کے لئے، دوسرا حصہ اہل خانہ کے لئے، تیسرا اور آخری حصہ اللہ کے لئے۔ اور اس میں بھی 10 رکعات ادا فرماتے اور ایک رکعت (وتر) کے ساتھ ان تمام کو وتر کرتے۔ یوں رات کی نماز کی رکعات وتر ہو جاتیں جبکہ دن کی نمازوں کی رکعات مغرب کی رکعت سے وتر ہوتی ہیں۔

اب بعض لوگ تہجد کی 20،20 رکعات ادا کرتے ہیں جس کا سنت نبوی میں ذکر نہیں۔ اگر سنت رسولؐ کی پیروی کرنی ہے تو وہ اپنائیں جس طرح رسول خدا ﷺ کیا کرتے تھے۔

نماز جمعہ کے بعد تجارت کرنے کا حکم بھی قرآن میں موجود ہے۔ رمضان میں قرآن کریم کے دَور کے دور ختم کرنا بھی سنت رسول کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو 7 منازل میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اور ہر روز ایک منزل کی تلاوت کرنا سنت رسولؐ ہے یوں سات دنوں میں قرآن کریم کا دَور مکمل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جو لوگ ایک منزل روزانہ تلاوت نہ کر سکتے ہوں تو روزانہ چند رکوع اور رمضان میں ایک پارہ روزانہ تلاوت کر کے میانہ روی اختیار کر سکتے ہیں۔

اسلام نے تو وضو کرتے وقت بھی میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم وضو کرتے وقت تمام اعضاء کو ان طریقوں کے مطابق دھوئیں جو سنت رسولؐ ہے لیکن شک، وہم کی بناء پر اعضاء کو بار بار دھوتے جانا مناسب نہیں۔

الغرض اسلام ہر کام کو حد اعتدال میں رہ کر کرنے کا حکم دیتا ہے ہمیں اپنی مادی اور روحانی زندگی میں اسے ہر حال مد نظر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(رپورٹ: آصف محمود، عبدالہادی قریشی)

جوبلی سیرالیون کی تقریبات کا باقاعدہ آغاز

نائب صدر مملکت سیرالیون کی شرکت

سابق نائب صدر مملکت، منسٹرز، سابق منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے ایمبیسڈرز، چیف آف فائر فورس، ڈسٹرکٹ چیئرمین، پیراموئنٹ چیفس ونمائندگان، چیفڈم سپیکرز، متعدد قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران، ڈسٹرکٹ آفیسرز، اعلیٰ پولیس افسران، سپریم کورٹ و دیگر ججز، ڈسٹرکٹ امامز، چیفڈم امامز، صدر، نائب صدر و دیگر ممبران اسلامک فورم، کثیر تعداد غیراز جماعت آئمہ کرام، بزنس مین، بینک مینیجرز، ڈاکٹرز، مختلف میڈیا ہاؤسز سے تعلق رکھنے والے صحافی حضرات کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے فکر کے معزز افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے کی خوشی میں ایک تقریب کاانعقاد کیا گیا۔تقریبات کا آغاز تو گذشتہ ماہ میں ہوگیا تھا لیکن ان تقریبات کے باقاعدہ آغاز کیلئے اس تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

اس تقریب کے انعقاد سے قریبا دو ہفتے قبل ہی تمام اعلیٰ افسران اور اہم حکومتی شخصیات کو باقاعدہ دعوت نامے بھجوائے گئے اور بار بار یاددہانی بھی کروائی گئی۔اس تقریب میں نائب صدر مملکت سیرالیون شامل ہوئے اور ان کے ساتھ بڑی تعداد میں منسٹرز، سابق منسٹرز، ججز،اعلیٰ سرکاری عہدیداران،اعلیٰ فوجی و پولیس افسران بھی شامل ہوئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم الحاجی ابوبکر بنگورا صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔اس کے بعد جامعہ المبشرین سیرالیون کے طلبہ نے رسول کریم ﷺ کی مدح میں قصیدہ، یاعین فیض اللہ والعرفان، بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمع اردو و انگریزی ترجمہ نہایت ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم موسیٰ میوا صاحب نے پروگرام میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔مکرم محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب، امیر و مشنری انچارج سیرالیون، نے مختصر طور پر افتتاحی کلمات ادا کئے جن میں آپ نے 23 مارچ کے دن کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہمیت کو بیان کیا کہ آج کے دن 40 افراد نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی۔اسی طرح 1891ء میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کا بھی ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے انہیں جلسہ کیلئے مدعو کیا اور 75افراد نے اس میں شمولیت اختیار کی۔اور حضرت مسیح موعودؑ نے ان احباب کو ارشاد فرمایا کہ جلسہ کے بعد قادیان کی گلیوں میں ایک چکر لگایا جائے تا کہ لوگوں کو پتا چلے کہ جماعت کتنی بڑھ چکی ہے۔جبکہ آج کے دن ہم دیکھتے ہیں کہ 212 سے زائد ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے اور ہر سال ہم کئی ہزار لوگوں کو جلسہ سالانہ میں شامل دیکھتے ہیں اور اس سال جو کہ جوبلی کا سال ہے ہمارا اندازہ تھا کہ جلسہ سالانہ سیرالیون میں شاملین کی تعداد 50 ہزار کے قریب ہوگی۔اسی طرح مکرم امیر صاحب نے رسول کریم ﷺ کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں بابت آمد مسیح موعود و مھدی موعود کا بھی ذکر کیا۔آپ نے آج کل کے دنیاوی حالات کا بھی ذکر کیا کہ لوگ خدا تعالیٰ کی حدود اور انسانی فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں۔آپ نے بیان کیا کہ مسیح موعودؑ کی کیا ضرورت تھی۔یہی تھی کہ مسلمان ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور آپس میں اختلافات بہت بڑھ گئے ہیں یہی وقت تھا کہ مسیح اور مھدی آتا اور لوگوں کی اصلاح کر کے انہیں خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا۔اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کا بھی ذکر کیا کہ لوگ کہتے

تھے یہ آواز تو قادیان سے باہر نہیں جائے گی اور آپ دنیا کی بات کرتے ہو۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوں تو یہ پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔اسی پیش گوئی کے تناظر میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام 1921 میں سیرالیون کی سرزمین پر پہنچا جب حضرت مسیح موعودؑ کے ایک نامور صحابی حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام پہنچایا۔سیرالیون کی جماعت بہت خوش قسمت ہے کہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی نے رکھی اور ان کے بعد جو دوسرے مبلغ یہاں آئے یعنی حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب وہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے قریبی ساتھی تھے۔ان کے بعد مولوی الحاجی نذیر احمد علی صاحب تشریف لائے جنہوں نے یہاں باقاعدہ جماعت کی بنیاد رکھی اور 1938 میں پہلا اسلامی سکول بھی Rokupr میں قائم کیا۔

اس وقت کے لوگوں نے ان کو کہا کہ انگریزی زبان تو حرام ہے ہم اپنے بچوں کو آپ کے سکول میں نہیں بھیجیں گے۔اس پر مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا کہ کوئی بھی زبان حرام نہیں ہے۔سب زبانیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں آپ اپنے بچوں کو بھیجیں میں انہیں عربی سکھاؤں گا، قرآن سکھاؤں گا اور انگریزی بھی۔اگر وہ انگریزی نہیں سیکھیں گے تو وہ صرف مزدور بن کر رہ جائیں گے یا کسی جگہ کے چوکیدار بن جائیں گے۔وہ کبھی بھی اس ملک کے منسٹرز یا صدر نہیں بن سکیں گے۔اس پر لوگوں نے اپنے بچوں کو بھجوانا شروع کر دیا اور سکول کا پہلا رول نمبر مسٹر ایس آئی کروما کا تھا جو بعد میں اس ملک کے پہلے نائب صدر بنے۔یہاں آنے والے ابتدائی مشنریز اور ابتدائی احمدیوں نے بہت ساری مشکلات کا سامنا کیا لیکن یہ سب تو الٰہی لوگوں کو برداشت کرنے ہی پڑتے ہیں۔اور ان کا ان مشکلات پر صبر اس بات کی گارنٹی ہوتی ہے کہ یہ لوگ اور جماعت بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔آپ نے ایک ابتدائی احمدی پرنسپل مکرم عبدالسلام ظافر صاحب کی مثال دی جنہیں Jawi نامی جگہ پر سکول شروع کرنے کیلئے بھجوایا گیا جب سکول اچھی طرح چل پڑا تو ان کا تبادلہ ہوگیا۔جانے سے پہلے سارے لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ ہم آپ کو کچھ تحفے دینا چاہتے ہیں تا کہ آپ ہمیں یاد رکھیں۔انہوں نے جواب دیا کہ ایک تحفہ میں بھی آپ کو دے کر جا رہا ہوں اور وہ یہ سکول ہے۔کیونکہ یہاں آپ لوگ، آپ کے بچے اور آنے والی نسلیں بھی پڑھیں گی۔اس سکول کی عمارت کی تعمیر کے

وقت میرے پاس سیمنٹ اور ریت کیلئے تو پیسے تھے لیکن بلاکس بنانے کیلئے پیسے نہ تھے تو میں خود اور میرے دو بیٹوں نے مل کر اپنے ہاتھوں سے بلاکس بنائے۔ اس عمارت کے ہر بلاک میں میری محنت اور پسینہ شامل ہے۔ اسی طرح ہمارے بہت سارے ڈاکٹرز بھی یہاں خدمت کیلئے آئے۔ Boajibu اس وقت سیرالیون اور لائبیریا میں بہت مشہور تھا کیونکہ یہاں پر لندن کے کنگز کالج سے پڑھ کر مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب تشریف لائے تھے۔ اور انہوں نے لمبا عرصہ یہاں خدمت کی تھی۔ آج جب ہم سو سال مکمل ہونے کا جشن منا رہے ہیں تو ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اسی طرح قربانیاں کر کے بہت سارے محنتی اور قابل بھروسہ لوگ پیدا کرنے ہیں۔ اور آج یہاں پر موجود ہر احمدی کو اس بات کا پختہ عہد کرنا چاہیئے۔ آخر پر آپ نے شامل ہونے والے پیراماؤنٹ چیفس اور اعلیٰ حکومتی عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم نذیر احمد علی کمانڈا بونگے صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے بھجوایا گیا پُرشفقت پیغام پڑھ کر سنایا۔ (حضورِ انور کے انگریزی پیغام کا اردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون اپنے سو سال مکمل ہونے کی تقریبات منا رہی ہے۔ ماشاءاللہ

اس عرصہ کے دوران جماعت نے سیرالیون میں تمام میدانوں میں بہت کامیابیاں حاصل کیں۔ لیکن ابھی آپ کے سامنے ایک لمبا سفر ہے جسے آپ نے مکمل کرنا ہے۔ اور اس کے لئے آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سیرالیون کے تمام لوگوں تک پہنچانی ہوں گی۔ آپ کو ان کو آگاہ کرنا ہوگا کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک قریبی تعلق پیدا کرے۔ انسان کو اپنے خالق سے متعلق آگاہی حاصل کرنی ہوگی۔ اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھا، جن کے آنے کی واضح پیشگوئی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی تھی۔ آپ کے آنے کا ایک بنیادی مقصد یہ تھا کہ انسان کو یہ پتہ چلے کہ ہمارا خالق اللہ ہے جو ایک ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے۔

اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تمام زندگی ہمیں یہ سکھانے میں وقف کی کہ ہمیں اپنے آپ کو مکمل طور پر، واحد ویگانہ اور حقیقی طاقتور اللہ کے سپرد کر دینا چاہیئے اور اس کے سامنے جھکنا چاہیئے۔

مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ پہلے مبلغ تھے جنہوں نے 19؍فروری 1921ء کو سیرالیون کے ساحل پر قدم رکھا۔ آپ کے بعد کے ابتدائی مبلغین میں مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا نذیر احمد علی صاحب شامل ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے بڑی قربانیاں دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان کو قربانیوں کی حقیقی روح کو سمجھنے کا موقع دے اور آپ کو اپنے آپ میں ایک خالص تبدیلی لانے کی توفیق دے تا کہ آپ ان کے روشن نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام کا حقیقی پیغام اس زمین میں رہنے والے ہر ایک بندہ تک پہنچا سکیں اور ان کو حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے لے آئیں تا وہ خدائے واحد ویگانہ کے عبادت گذار بندے بن جائیں۔ اللہ آپ کو یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے آمین۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کے سامنے ایک لمبا سفر ہے۔ اب جب کہ پہلے سو سال مکمل ہو چکے ہیں، آپ کو اب ایک نئے جوش وجذبے کے ساتھ اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔ آپ کو صرف اس بات پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے اور خوش نہیں ہونا چاہئے کہ سیرالیون میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہوگئے ہیں۔ بلکہ آپ کو ایک سچا تجزیہ کرنا چاہئے کہ آپ نے ان گذرے ہوئے سو سالوں میں کیا کیا ہے؟ آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیئے کہ آپ نے کیا کامیابیاں حاصل کیں ہیں اور کس طرح آپ زیادہ رفتار کے ساتھ مزید کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح اپنی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں؟ صرف وہی قومیں کامیاب ہو رہی ہیں جو مسلسل اپنی کارکردگی میں بہتری لا رہی ہیں اور نئے منصوبے بناتی ہیں کہ کس طرح مزید آگے بڑھا جا سکے۔ اس لئے آپ کو تبلیغ اور احبابِ جماعت کی تربیت کے لئے ملکی سطح پر نئی حکمتِ عملی اپنانی ہوگی تا کہ آپ اس قدر مسلسل آگے بڑھتے چلے جائیں کہ آنے والے سالوں میں جماعت کی ترقی میں کئی گنا اضافہ ہو۔ سب سے ضروری یہ ہے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ ضروری ہے کہ تمام احبابِ جماعت اس میں مکمل طور پر شامل ہوں اور ان پروگراموں کو نافذ کریں اور ان عظیم مقاصد کو حاصل کریں۔ اللہ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔ آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خوشنودی کے پیغامات

اس کے بعد مختلف مہمانوں نے اس موقع پر خوشنودی کے پیغامات دیئے۔ سب سے پہلے مکرم الحاجی مرتضیٰ سیسے صاحب نے خوشنودی کا پیغام دیا۔ موصوف بطور چیئرمین حج کمیٹی سیرالیون خدمت بجالا رہے ہیں اسی طرح انٹر ریلیجیئس کونسل سیرالیون کے نائب صدر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا:

’’آج کا دن ہمارے ملک اور جماعت احمدیہ سیرالیون کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے آج کے دن ہم جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ یہ سو سال دراصل ملکی ترقی میں اہم کردار، تعلیمی میدان میں اعلیٰ خدمت، طبی میدان میں خدمت اور روحانی اسلامی ترقی کے سو سال ہیں۔ اور یقیناً ان خدمات اور ترقیات کے پیچھے کئی لوگوں کی سخت محنت ہے اور ہم ان ترقیات پر اللہ تعالیٰ کے مشکور ہیں۔ میں آج کے دن جماعت احمدیہ کو سو سال مکمل کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس موقع پر ہمیں ابتدائی خدمت گذاروں اور موجودہ خدمت کرنے والوں کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ جیسا کہ 1937ء میں مکرم الحاجی نذیر احمد علی صاحب مغربی افریقہ کے ایک مشکل سفر کے بعد باقاعدہ مشنری کے طور پر سیرالیون تشریف لائے اور پھر خدمت کرتے کرتے یہاں ہی وفات پائی۔‘‘

دوسرا پیغام جناب Hon. Kandeh Kolleh Yumkella نے پیش کیا۔ موصوف سیرالیون کی ایک سیاسی پارٹی N.G.C. کے چیئرمین ہیں۔ انہوں نے کہا:

’’میرے لئے بہت فخر کی بات ہے کہ مجھے آج جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر اس پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ سیرالیون ہر سال نہایت شاندار جلسہ جات کا انعقاد کرتی ہے۔ آج سے 30 سال قبل سیرالیون کی تاریخ میں ایک نہایت ہولناک خانہ جنگی کا آغاز ہوا تھا اور ہماری دعا ہے کہ آئندہ کبھی بھی ایسا وقت نہ آئے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہمارے ملک اور قوم کیلئے دعائیں کرتی رہے گی۔ اور ہم سیاسی لیڈرز کیلئے بھی دعا

کریں کہ ہم اپنے غلطیوں سے سبق سیکھیں اور ایسی غلطیاں نہ دہرائیں جو کہ اس ہولناک جنگ کا باعث بنیں۔ میں جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے آپ ہی کی جماعت ہے جو ہمارے ملک میں حقیقی اسلام اور سائنسی تعلیم لائے کیونکہ جب کوئی بھی کسی ملک میں تعلیم کا انتظام کرتا ہے تو وہ اس ملک کے بچوں اور مستقبل کو سنوارتا ہے۔ اور میں اس بات کا برملا اظہار کرتا ہوں کہ ہمارے ملک نے جو بھی اچھی چیزیں سیکھی ہیں اور جو بھی ترقیات حاصل کی ہیں ان سب میں جماعت احمدیہ کا اہم کردار ہے۔ اور میں اس بات پر آپ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اسی طرح میں ان لوگوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے ہمارے ملک میں جماعت احمدیہ کے پیغام لانے کیلئے اپنے ملکوں کو چھوڑا اور ان کا مقصد صرف اور صرف انسانیت کی خدمت تھا۔''

موصوف نے اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

''میں ایک عیسائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھا لیکن ہر جمعہ کے روز میں سکول کی انتظامیہ سے اجازت لے کر کچھ مسلمان طلباء کو ساتھ لیتا اور جمعہ کی نماز احمدیہ مسجد میں ادا کرتا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ نزدیک تھی اور دوسری اور اہم وجہ یہ تھی کہ جمعہ کے بعد مسجد میں اسلامی موضوعات پر انگریزی اور کریول (creole) زبان میں لیکچرز ہوتے تھے اور ان لیکچرز کی مدد سے ہم اسلام کو مزید بہتر رنگ میں جانتے اور سمجھتے۔ اسی طرح میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے بہت فائدہ اٹھایا ہے نہ صرف اسلامی تعلیمات ان سے سیکھیں بلکہ کئی اہم موضوعات کے متعلق قرآنی آیات بھی اس لٹریچر کی مدد سے سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔''

اس کے بعد Rev.Dr.Edward Tamba Charles نے اظہار خیال کیا۔ موصوف سیرالیون کے ایک بڑے عیسائی لیڈر ہیں اور انٹر ریلیجیئس کونسل کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے کہا:

''میں جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ آج کی صد سالہ جوبلی کی تقریب میں مجھے خصوصی پیغام دینے کی دعوت دی گئی۔ جماعت احمدیہ نے اپنے ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل کرتے ہوئے اپنی جماعت کے لوگوں کی روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ سارے ملک کے لوگوں کیلئے تعلیم، طب اور دیگر کئی اہم امور میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور یہ سب کام انہوں نے تمام لوگوں کیلئے بغیر کسی مذہب اور رنگ و نسل کی تفریق کے کئے ہیں۔ اور میں انٹر ریلیجیئس کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کا ان خدمات پر بہت شکرگذار ہوں۔ اور جماعت احمدیہ انٹر ریلیجیئس کونسل کی بھی بہت ایکٹو ممبر ہے۔ اسی طرح میں بطور آرچ بشپ آف سیرالیون جماعت احمدیہ کو آج جوبلی پروگرام کے موقع ان کی تمام دینی، تعلیمی اور طبی خدمات پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آج ان کے ساتھ مل کر ان کے پہلے سو سال مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکرگذار ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل فرماتا چلا جائے اور آنے والے سالوں میں بھی ان کی اسی طرح راہنمائی کرنے والا ہو۔''

Hon.Dr Kaifala Marah جو کہ مختلف اوقات میں کئی منسٹریز اور اہم حکومتی عہدوں پر خدمت کر چکے ہیں، نے اپنے پیغام میں کہا:

''میں آج احمدیہ مسلم جماعت کے سو سال پورے ہونے پر بطور نمائندہ احمدیہ مسلم جماعت ایک مختصر پیغام دینا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ احمدیہ جماعت کا ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' نفرت پھیلانے والے لوگوں کے دلوں میں سنہرے رنگ سے لکھ دیا جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت بہترین رنگ میں ان خوشیوں کو منانے والی ہو اور آپ کو مزید روشن مستقبل میسر آئے۔ جماعت احمدیہ اپنی اچھی خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہے مثلاً امن کا فروغ، سب لوگوں کیلئے طبی و تعلیمی سہولیات کا مہیا کرنا اور اس بات کو ایک سو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اور میں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ ان خدمات کو جاری رکھیں۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ آپ روز بروز ترقی کرتے جائیں اور آپ کا مستقبل ماضی سے بہتر ہوتا چلا جائے۔ آج کا پروگرام صرف جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے کا نہیں ہے بلکہ ہم سب سیرالیون والوں کیلئے ایک سبق ہے کہ ہم نے جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' سے کیا سیکھا۔ ہم سیرالیون کا 60واں یوم آزادی منانے والے ہیں۔ کیا ہم ایک دوسرے سے دلی محبت کرتے ہیں؟ ہمارا شمار دنیا کی ایسی اقوام میں ہوتا ہے جو مذہبی رواداری کی اعلیٰ مثال ہیں؟ ہمیں یہ رواداری اپنی سیاست اور عام زندگی میں بھی قائم کرنے کی ضرورت ہے۔''

P.C.Sheikhu A.T.Fasuluki Sonsiama جو کہ سیرالیون کی نیشنل پیراماؤنٹ چیفس کونسل کے چیئرمین ہیں۔ نے اپنے پیغام میں کہا:

''میں نے ذاتی طور پر تو احمدیہ سکول میں پڑھائی نہیں کی لیکن ہمیں پڑھانے والوں کے متعلق میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہوں نے احمدیہ سکولز سے سب کچھ سیکھا ہے۔ میں نے گذشتہ سال ہونے والے جلسہ سالانہ سیرالیون میں نائب صدر مملکت کی تقریر کو بغور سنا تھا اور جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا ذکر بار بار ہوا جو آپ نے انسانی ترقی کیلئے کی ہیں۔ آج کی دنیا میں کسی کو عزت دینے کا معاملہ دو طرفہ ہوتا ہے۔ اگر آپ مجھے عزت دیں گے تو میں بھی آپ کو عزت دوں گا۔ جماعت احمدیہ سیرالیون میں 1921ء میں آئی اور اس وقت ہمارے آبا واجداد کی خدمت کی۔ اور اس کے بدلہ میں آج تک ہم جماعت احمدیہ کے شکرگزار ہیں۔ آپ کی جو خدمات تعلیم، طب، زراعت اور امن کے قیام کیلئے ہیں اس کا مقابلہ کوئی بھی فرد یا جماعت نہیں کر سکتی کیونکہ 100 سال کا عرصہ بہت لمبا عرصہ ہے۔ اسلئے کسی اور کیلئے ایسی خدمات بجالانا ممکن نہیں ہو گا۔ میں اپنی اور اپنے تمام ساتھی پیراماؤنٹ چیفس کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مکمل سپورٹ کی یقین دہانی کرواتا ہوں اور میں جماعت احمدیہ کا بہت شکرگذار ہوں۔''

H.E. Akbar Khosravinzehad جو کہ ایران کے ایمبیسیڈر ہیں، نے اپنے پیغام میں کہا:

''جماعت احمدیہ کے پروگراموں میں شرکت کر کے مجھے دلی خوشی ملتی ہے۔ گذشتہ سال ساری دنیا کیلئے خصوصاً مشکل تھا اور اس کی وجہ Covid-19 کی بیماری تھی جس کی وجہ سے ساری دنیا کی اکانومی کی بنیادیں ہل گئیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس بیماری کے جلد خاتمے سے اس دنیا میں دوبارہ امن و سکون آ جائے گا۔ انشاءاللہ۔ اسی طرح میں آج کا اس پروگرام منعقد کرنے پر تمام جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ جلد اپنے مقصد کو حاصل کر لیں۔ آمین۔''

غانا کے ایمبیسیڈر خود اس پروگرام میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کے نمائندہ نے ان کی طرف سے پیغام دیا کہ ''میں غانا کے لوگوں اور سیرالیون میں رہائش پذیر غانا کے افراد کی جانب سے احمدیہ جماعت کو ان سو سالوں پر محیط خدمات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔''

Hon. Haja Isata Abdulai Kamara جو کہ سیرالیون کے شمال مغربی صوبہ کی Resident Minister ہیں، نے اپنے پیغام میں کہا:

''میں خوش ہوں کہ آج کے دن اس پروگرام میں آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ آج کا پروگرام اعتماد کو قائم کرنے اور ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے سفر کی خوشیاں منانے کا پروگرام ہے۔ میں اپنی اور اپنے صوبہ کے لوگوں کی طرف جماعت احمدیہ کو ان کی اعلیٰ خدمات پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آپ لوگوں نے سیرالیون کے انتہائی دور دراز مقامات پر جا کر لوگوں کی خدمت کی ہے۔ آپ نے لڑکیوں کے سکولوں میں ایک ایسی اعلیٰ روایت ہے جو کہ عورت کی عزت کو بڑھاتی ہے اور وہ آپ کا مکمل یونیفارم ہے، یعنی لمبی شرٹ اور مکمل ٹراؤزر۔ اگر آپ کی طرف سے بروقت مدد نہ کی جاتی تو ہماری کمیونیٹیز تعلیم اور تربیت کے میدان میں بہت پیچھے رہ جاتیں۔ سیرالیون میں بہت سارے اہم افراد ہیں جو کہ آپ کے سکولز سے پڑھے ہوئے ہیں اور اس وقت ملک کی خدمت کر رہے ہیں جیسا کہ موجودہ نائب صدر مملکت اور بہت بڑی تعداد میں پیراماؤنٹ چیفس۔''

Hon. Abu Abu Koroma جو کہ Resident Minister North ہیں، نے کہا:

''میں جس علاقہ کی نمائندگی کیلئے یہاں موجود ہوں وہاں 80

فیصد لوگ مسلمان ہیں۔ لیکن آج کے پروگرام کی خوشی میں صرف وہی مسلمان شامل نہیں بلکہ باقی لوگ بھی شامل ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر ان کے شکر گزار ہیں۔ اور میں تمام مسلمان لیڈرز کو آج اس موقع پر اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ آپس کے اختلافات بھلا کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو پکڑ لیں اور کسی کو بھی یہ نہ کہیں کہ تم مسلمان نہیں۔''

Hon.Baindu Dassama جو کہ Social Welfare کی منسٹر ہیں، نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ایسی جماعت کے لوگوں کو پیغام دینے کا موقع دیا جس کے ساتھ مل کر میں بہت سارے اچھے کام کرتی ہوں۔ اور آج اس موقع پر آپ لوگوں کی خدمت اور محنت پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ جو محنت اور لگن آپ لوگ اپنے کاموں میں کرتے ہیں اس کا نتیجہ ہمارے سارے ملک میں نظر آتا ہے۔ آپ کی سو سالہ خدمت جس میں سکولز اور مساجد کی تعمیر، مشنریز کی تربیت اور طب کے میدان میں خدمت نے ہماری سوسائٹی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ کی ترقیات بہت عظیم ہیں آپ نے امن کے قیام اور انسانیت کی خدمت میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ آپ لوگ ایک نئے جذبہ کے ساتھ اس ملک کی خدمت کو جاری رکھیں گے۔ میں آپ کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں، خصوصاً آپ کے یہاں امن و بھائی چارہ کے ساتھ رہنے پر، اور ہماری سوسائٹی میں بہت سارے اہم لوگ مہیا کرنے پر۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے عظیم الشان مقاصد جلد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

Hon. Anthony Y. Brewah منسٹر آف جسٹس اور اٹارنی جنرل سیرالیون نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''میں جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس پروگرام میں مدعو کیا اور پیغام دینے کا موقع بھی دیا۔ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے بہت ساری بنیادی سہولیات لوگوں کو مہیا کی ہیں جیسا کہ طب، امن کا قیام، سولر انرجی کی ترسیل اور سب سے اہم تعلیمی سہولیات۔ آج کے دن بہت سارے غیر احمدی بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے سکولز سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ میرا یہ گہرا مشاہدہ ہے کہ احمدی احباب ساری دنیا میں اپنی مخالفت اور مظالم کے باوجود امن پسند اور قوانین کا احترام کرنے والے ہیں اور سب کے سب اپنے خلیفہ کی بھرپور اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ یہ احمدی کمیونٹی سوسائٹی کی ترقی کیلئے اچھے کام مسلسل جاری رکھے گی۔ اور میں آپ کو آپ کی سو سال پر محیط مخلصانہ خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی، سیرالیون اور ساری دنیا میں کی جانے والی خدمات کو قبول فرمائے اور ان میں برکت ڈالے۔''

Hon.Victor Bockarie Foh جو کہ سابق صدر مملکت ہیں نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ مجھے فری ٹاؤن کے سب سے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول میں بطور استاد پڑھانے کا موقع ملا اور اس وقت سٹاف کے اکثر ممبر نہایت نیک اور مہربان پاکستانی دوست تھے۔ اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ میرا آج کا پیغام میرے اکیلے کی طرف سے نہیں ہے بلکہ سارے سیرالیون کی طرف سے ہے۔ احمدی لوگ بہت اچھے اور خوبصورت اخلاق کے مالک ہیں۔ اور ان کا ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت ہی عاجزی والا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ایک بہت بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ انہوں نے سب کو اکٹھا کر دیا ہے جیسا کہ موجودہ گورنمنٹ اور سابقہ گورنمنٹ کے لوگ، سارے علاقوں کے پیرا مونٹ چیفس اکٹھے ہیں، مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگ اکٹھے ہیں اسی طرح انٹر ریلیجیس کونسل کے ممبران بھی یہاں جمع ہیں اور جب ہم سب جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے بہت ساری اچھی باتیں سیکھتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہم سب کو اکٹھا رکھتے ہیں اور یہ خصوصیت صرف جماعت احمدیہ میں ہے۔ اور میری یہ درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ جماعت احمدیہ نے ہمیں یہ بھی سکھایا ہے کہ ہمیشہ عاجز اور امن پسند بن کر رہیں۔ جماعت احمدیہ نے صحت کے میدان میں بہت خدمت کی ہے۔ Ebola کے دوران جماعت احمدیہ کی بہت خدمات ہیں اسی طرح Covid-19 کے دوران بھی جماعت احمدیہ نے لوگوں کی بہت مدد کی ہے۔ جو اخلاقی تعلیم آپ نے ہمیں دی ہے وہ ہمیں ناسمجھی سے ہٹا کر اچھی راہ پر چلانے والی ہے۔ ہر انسان کسی نہ کسی طرح سیاست میں شامل ہوتا ہے اور یہ بات جماعت احمدیہ نے ہمیں صحیح معنوں میں سمجھائی ہے کہ تمام طاقتوں کا منبع خدا تعالیٰ ہی ہے اور تمام طاقت خدا کی طرف سے ہی آتی ہے۔ اور سیاسی طاقت بھی کھیل کی طرح ہے ہر کوئی اپنی باری پر کھیلتا ہے اور اس کے بعد دوسرے کی باری آتی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ جو کھیل چکا ہے وہ آنے والوں کے ساتھ سچائی اور مخلصی سے پیش آئے۔ میں انٹر ریلیجیس کونسل سے بھی استدعا کروں گا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر امن کے قیام میں کوششیں کرتے رہیں۔ میں جماعت احمدیہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ وہ عورتوں کو ہر میدان میں آگے لانے میں بھی اہم کام کر رہی ہے۔ اسی طرح میں شکر گزار ہوں کہ جماعت احمدیہ بچوں کو بھی آگے لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ ایک خوبصورت پروگرام ہے جس میں مسجد والے بھی موجود ہیں اور چرچ والے بھی۔ جماعت احمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ تفریق نہیں کرتے۔ کوئی بھی آتا ہے تو آپ نہیں پوچھتے کہ تم کیا کرنے آئے ہو۔ میں گذشتہ 50 سال سے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہوں اور میری دعا ہے کہ آئندہ بھی ایسے ہی آپ لوگوں کے ساتھ رہوں۔''

سب سے آخر میں Hon. Dr. Mohamed Juldeh Jalloh نائب صدر مملکت سیرالیون نے ایک مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ ''میں سابقہ نائب صدر، وزراء، مذہبی رہنماؤں، پیراماؤنٹ چیفس اور معزز مہمانوں کو صدر مملکت عزت مآب بریگیڈئر ریٹائرڈ ماڈا بیئو (Rtd. Brig. Julius Mada Bio) کی جانب سے اور اپنی طرف سے السلام علیکم کہتا ہوں۔ اس کے بعد جناب نائب صدر مملکت نے احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آپ نے خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن احمدیہ جماعت سیرالیون کے لئے اور دنیا بھر کے احمدیوں کیلئے ایک بہت بڑا دن ہے۔ اور یہ ہمارے ملک سیرالیون کے لئے بھی ایک بہت بڑا دن ہے کیونکہ آج ہم نہ صرف جماعت احمدیہ کے سیرالیون میں سو سال مکمل ہونے کی خوشی منا رہے ہیں بلکہ ہم اس ملک میں جماعت احمدیہ کی خدمت اور وقف کے سو سال منا رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ایک مقرر نے کہا کہ یہ انسانی بہبود کی ترقی کے سو سال ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ جو 1921ء میں سیرالیون آئے وہ اپنے ساتھ تعلیم اور مذہب کو لے کر آئے اور آج احمدیہ جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سیرالیون کے لاکھوں لوگوں کو تعلیم فراہم کی ہے اور آج یہاں جماعت کے 300 سے زائد سکول ہیں اور جماعت نے یہاں ملک بھر میں 1400 مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور ایک سیاستدان کے طور پر مجھے اس بات کا علم ہے کہ ایک مسجد کا تعمیر کرنا بھی آسان نہیں ہے۔ اور کسی جماعت کے لئے چودہ سو مساجد تعمیر کرنا ایک آسان بات نہیں ہے۔ جماعت نے ملک بھر میں کلینک بنائے ہیں جن کے ذریعے وہ ملک کے لوگوں کی صحت اور بہبود کا کام کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت نے زراعت کے میدان میں بھی بہت خدمت کی ہے اور اسی وجہ سے جب میں گذشتہ سال جلسہ سالانہ سیرالیون BO میں شامل ہوا تھا، میں نے واضح طور پر کہا تھا کہ احمدیہ جماعت انسانی بہبود کی ترقی کی سفیر ہے۔ اور اسی وجہ سے صدرِ مملکت عزت مآب بریگیڈئر ریٹائرڈ ماڈا بیئو (Rtd. Brig. Julius Mada Bio) احمدیہ جماعت کو پسند کرتے ہیں۔ اور انسانی ترقی ہماری حکومت کا مطمع نظر ہے۔ اور جیسا کہ میں نے BO میں جلسہ سالانہ میں کہا تھا کہ احمدیہ جماعت انسانی ترقی کی سفیر ہے، احمدیہ جماعت ہماری حکومت کی طرح تعلیم کے میدان میں بھی خدمت کر رہی ہے۔ جس طرح ہم لوگوں کو طبی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں احمدیہ جماعت بھی کر رہی ہے۔ زراعت کے میدان میں بھی جماعت نے بہت نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور ان میدانوں میں خدمت پر میں جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہی وہ تمام وجوہات ہیں جن کی وجہ سے صدرِ مملکت جماعت احمدیہ کو پسند کرتے ہیں اور آپ سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایک اور کام جو جماعت نے کیا ہے وہ امن کا قیام ہے۔ اور یہ ایک مزید وجہ ہے جس کی وجہ سے صدرِمملکت جماعت کی بہت قدر کرتے ہیں۔ آج صدرِمملکت کی طرف سے میں جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہم یہاں آج آپ کے ساتھ خوشی منا رہے ہیں اور آج ہم یہاں اس ملک کے لوگوں کی بے لوث خدمت کے سو سال پورے ہونے کی خوشی منا رہے ہیں۔ آپ کی کامیابیاں بے شمار ہیں اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی خوشی منا رہے ہیں۔ ہم ان ابتدائی مبلغین کی کامیابیوں کو یاد کرتے ہیں اور ان کی خدمات کے معترف ہیں۔

میں اس موقع پر احمدیہ جماعت کے عالمگیر راہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو صدرِمملکت کی طرف سے مبارکباد کا پیغام دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ سیرالیون کے لوگ جماعت کی خدمات کے معترف ہیں اور اس ملک میں ان کی خدمات پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر میں صدرِمملکت کی طرف سے آپ کو سو سالہ جشن تشکر پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کے آپ کے کاموں میں اور ان کو جاری رکھنے کے لئے صدرِمملکت کا تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ آپ انسانی بہبود کے سفیر ہیں اور اس ملک کے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اب میں صدر مملکت کی طرف سے سوسالہ تقریبات کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کے کاموں میں آپ کی راہنمائی کرے اور آپ پر فضل فرمائے کیونکہ ایک سیرالیون شہری کے طور پر میں یقین رکھتا ہوں کے باہم مل کر ہم اس ملک کو آگے بڑھا سکتے ہیں اور ترقی کر سکتے ہیں۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں اس وقت ملک سابق صدر، وزراء، پیراماؤنٹ چیفس، بزرگ، مائیں اور جوان موجود ہیں اور باہم مل کر ہم بہت سی کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اور اس ملک کو ترقی دے سکتے اور آگے بڑھا سکتے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نائب صدر مملکت کی تقریر کے بعد خاکسار نے دعا کروائی اور اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ روانگی سے قبل تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔

سیرالیون کے سب سے زیادہ دیکھے اور پسند کئے جانے والے TV چینل AYV نے اس پروگرام کی کارروائی کو اپنے ملکی چینلز، انٹرنیشنل چینل، Mobile App، Youtube Channel اور Facebook پر براہ راست نشر کیا۔

احمدیہ مسلم ریڈیو سیرالیون نے جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کو Live Stream کیا نیز آڈیو ویڈیو سیکشن سیرالیون نے اپنے YouTube چینل پر بھی اس پروگرام کی کارروائی کو براہ راست نشر کیا۔

بڑی تعداد میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان نے اس پروگرام میں شرکت کی اور مکرم امیر صاحب کے انٹرویوز بھی کئے۔

دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہمیں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: دربارخلافت...... از صفحہ 2

مسلمان ملکوں میں سے بعض ملکوں میں تو ہم احمدیوں سے تیسرے درجہ کے شہریوں کا سلوک کیا جاتا ہے تو اُن میں سے مسلمان ہمارے اندر کس طرح شامل ہوں گے؟ یا اِن ملکوں کے مسلمان کس طرح ہم میں شامل ہوں گے؟ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے، اس طرح ہو گا اور انشاء اللہ ضرور ہو گا۔ ہمیں بیشک آج تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں، مسلمانوں کی طرف سے ہی تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ انہی میں سے قطراتِ محبت بھی ٹپکیں گے اور انشاء اللہ ہم دیکھیں گے۔ پس جو کمزور طبع لوگ ہیں وہ بھی اس یقین پر اور اس ایمان پر قائم رہیں اور جن میں دنیا داری ہے یا اُن کو دنیاداری نے کچھ حد تک گھیر رکھا ہے وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے غالب آنا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم کہیں بھی، کسی بھی جگہ مداہنت دکھائیں، کمزوری دکھائیں یا شرمائیں یا مخالفین کی مخالفتوں سے پریشان ہوں کہ پتہ نہیں اگر ہم نے اپنے ایمان کا اظہار کر دیا تو ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا؟ یہ تکلیفیں تو ہوتی ہیں اور ایک مومن تو ایسی تکلیفوں کو سُوئی کی چبھن سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ ان سُوئیاں چبھونے والوں سے خوفزدہ ہو کر ہم اپنے کام بند نہیں کر سکتے، ہم اپنے ایمان کو چھپا نہیں سکتے۔ پاکستان کے احمدیوں کی اکثریت بلکہ ننانوے اعشاریہ نو نو (99.99) فیصد تو مخالفتوں کی شدید آندھیوں کے باوجود ان کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے احمدیوں اور انڈونیشیا کے احمدیوں اور جہاں بھی جماعت کے خلاف مخالفتوں کے طوفان کھڑے کئے جاتے ہیں وہاں کے احمدیوں کی قربانیاں ہی ہیں جو دنیا میں نئے نئے تبلیغی راستے بھی کھول رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن مسلم دنیا بھی اور غیرمسلم دنیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق جوڑ کر ہی امتِ واحدہ کا نظارہ پیش کرے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنے سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے“۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلدنمبر 20 صفحہ 409)

پس یہ زبردست بشارت ہے جو اصل میں اسلام کے دنیا پر غالب آنے سے تعلق رکھتی ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے ایمانوں میں مزید پختگی پیدا کرتے چلے جائیں۔ اپنی عبادتوں کو سنوارتے چلے جائیں۔ اپنے تعلق باللہ کو بڑھاتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام ہونا ہے اور ہو رہا ہے اُس میں آپؑ کے مدد و معاون بنتے چلے جائیں تا کہ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی بنتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 13/ مئی 2011ء)

طلوع وغروب آفتاب

08 مئی 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:23	18:49
مدینہ منورہ	04:17	18:55
قادیان	04:06	19:04
ربوہ	03:46	18:53
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:54	20:37